سوال

غصب شدہ زمین پر نماز کا حکم؟

جواب

غصب شدہ زمین پر نماز کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سوال : کیا غصب شدہ زمین پر نماز ہوجائے گی یا نہیں ہوگی۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! جواب : اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حنابلہ کی اس کے بارے میں دو روایتیں ہیں، ایک جواز کی اور دوسری عدمِ جواز کی۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ ؒ، مالک ؒ اور شافعی ؒ بھی ایک قول کے مطابق جواز کے قائل ہیں۔ صاحب المہذب فرماتے ہیں، ''غصب شدہ زمین میں نماز ناجائز ہے، کیونکہ یہاں اگر سکونت حرام ہے تو اس مقام پر نماز پڑھنا بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔ اگر کوئی یہاں نماز پڑھ لے تو نماز درست ہوگی، کیونکہ منع کا تعلق نماز سے مخصوص نہیں جو اس کی صحت سے مانع ہو۔'' امام نووی ؒ رقم طراز ہیں : ''غصب شدہ زمین میں نماز بالاجماع حرام ہے اور ہمارے نزدیک اور جمہور فقہا اور اصحاب اُصول کے ہاں نماز پڑھ لی جائے تو درست ہوجائے گی۔'' میرا رجحان بھی اِسی قول کی طرف ہے کیونکہ نہی کا تعلق نفس نماز سے نہیں جو صحت نماز سے مانع ہو۔ تفصیل کیلیئے ملاحظہ ہو : المجموع شرح المہذب ۳ ۱۶۵ اور المغنی : ۲ ۴۷۷،۴۷۶

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث